سوال

(14) حاملہ اور مرضعہ کے روزوں کی قضائی کا وقت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حاملہ یا مرضعہ عورت کے روزے قضا ہوچکے ہیں۔ اور وہ بوجہ غفلت اپنے قضا شدہ روزے نہ رکھ سکی ہو تو کیا وہ اب جو تین سال کے روزے یعنی تین سال گذر جانے کے بعد اب وہ اپنے قضا شدہ روزوں کے دانے یا ایک ماہ کا حساب کر کے پیسے دے دے یا کہ وہ روزے ہی رکھے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید میں فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ کا لفظ ہے۔ یعنی فدیہ ایک مسکین کا ہے ہر روزے کے بدلہ میں اکھٹا دے یا روزانہ دے۔ اس کی تشریح نہیں۔ دونوں صورتیں درست ہیں۔ اور جب اکٹھے دے۔ کواہ دانے دے یا پیسے دے، اس کا کوئی حرج نہیں۔ یہ آیت مرضعہ اور حاملہ کو اس صورت میں شامل ہے، جب عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَ کے معنی يُطَوَّقُونَهُ کے کیے جائیں۔ یعنی جن کے لیے روزہ رکھنا گلے کا طوق اور مصیبت ہے، اور احادیث سے بھی حاملہ اور مرضعہ کے لیے فدیہ ثابت ہوتا ہے۔ اگر تھوڑے تھوڑے کر کے روزے رکھ سکتی ہے، تو بہتر روزے ہی ہیں۔ ورنہ فدیہ بھی کافی ہوجائے گا۔ کیونکہ زیادہ تعداد روزوں کی اکٹھی ہوجائے۔ تو یہ عام طور پر اتنے روزوں کی قضائی مشکل ہے۔ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا

(عبداللہ امرتسری روپڑی) (فتاویٰ اہل حدیث جد ۲ ص ۵۶۴)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 06 ص 96

محدث فتویٰ